جو امیر و بادشاہ ہیں اسی در کے سب گدا ہے
تمہیں شہریار آئے تمہیں تاجدار آئے

آقا

میرے آقا کے

مؤلف

مولانا محمد الطاف قادری رضوی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن انوار القادریہ

انتساب

میں اپنے اس رسالے 'آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا داتا ہے' کو اپنے پیر و مرشد فقیہ العصر پیر طریقت رہبر شریعت مظہر مسلک اعلیٰ حضرت عاشق ماہِ رسالت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد صاحب قادری رضوی صابری مدظلہ العالی کی بارگاہ عالی میں عاجزانہ پیش کرتا ہوں جن کی نگاہِ کرم اور شفقت و محبت نے مجھ بکھرے ہوئے کو سمیٹ کر اس قابل بنایا اور میں اپنی اس کوشش کو ان تمام حضرات کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا 'داتا' مانتے ہیں اور ان کی خدمت میں بھی پیش کرتا ہوں جو اس کتاب کو پڑھ کر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا 'داتا' ماننے لگے۔

محمد الطاف قادری رضوی

چیئرمین انجمن انوار القادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو عنایتیں، رحمتیں، برکتیں اور بے شمار خوبیاں، فیاضی، جود وسخا اور داتائی عطا فرمائی ہے۔ ربّ تبارک وتعالیٰ اس کا تذکرہ قرآن مجید میں اس طرح فرماتا ہے:

انا اعطینٰك الکوثر (سورۂ کوثر)

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

(حدائق بخشش از امام اہلسنّت)

بے شمار فضائل

حضرت صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضائل کثیرہ عنایت فرما کر تمام خلق پر افضل کیا۔ حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوض کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ اُمت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرتِ فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت (انتہا) نہیں۔

انا اعطینٰك الکوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(حدائق بخشش از امام اہلسنّت)

عطاؤں کی بارش

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کوثر کے معنی خیر کثیر کے کرتے ہیں معنی یہ ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو دونوں جہانوں کی اتنی بھلائیاں عطا فرمائی ہیں کہ اس کی کثرت کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے اور آپ کے سوا کسی کو اتنا نہیں دیا گیا اور ان کا دینے والا میں ہوں جو کہ تمام جہانوں کا مالک و ربّ ہوں لہٰذا آپ کیلئے سب سے بڑھ کر بزرگی دینے والا، سب سے زیادہ عطا فرمانے والا، سب سے زیادہ بخشش کرنے والا اور عظیم ترین انعام فرمانے والا ہوں۔ (مدارج النبوۃ)

حقائق الحدائق میں ہے، بلا شبہ ہم نے آپ کو عدد و شمار سے ماوراء بکثرت خوبیاں اور ہر نوع کے بے شمار فضائل عطا فرمائے۔

وہی نورِ حق وہی ظلّ رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

(حدائق بخشش از امام اہلسنّت)

اللہ اکبر! ربّ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ وہ نعمتیں عطا فرمائیں جس کی مثال ملنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ آپ اپنے ربّ کی عطاؤں کو ہم گنہگاروں پر نچھاور فرماتے ہیں اور فرماتے رہیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرما رہا ہے کہ اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں' تو اب کسی بندے کو اس میں کلام کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے کوثر (ہر شَئ کی کثرت) فرما دیا تو کسی بندے کی کیا جرأت کہ وہ اس طرح قیل وقال کرے اور پیمائش و پیمانے کرتا پھرے کہ اتنا دیا، اتنا دیا، کم دیا، نہیں دیا وغیرہ وغیرہ۔

ہے مُلکِ خدا پہ جس کا قبضہ میرا ہے وہ کامگار آقا ﷺ

(حدائق بخشش)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

وللاخرة خيرلك من الاولىٰ ٥ ولسوف يعطيك ربك فترضى ٥ (سورۃ الضحیٰ)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔
اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

عظیم سے عظیم تر

اللہ اللہ! حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ کہا جا رہا ہے کہ آپ کا ربّ آپ کو اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی اور خوش ہو جائینگے۔ عطا تو مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس وقت بھی بہت تھی مگر جس کا وعدہ کیا جا رہا ہے وہ عظیم سے عظیم تر ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو کچھ عطا کیا اور اس کے بعد ابد تک عطا کریگا اور اس کا تخیل بھی ہمارے لئے ناممکن ہے اسی لئے تو اللہ ربّ العزت کا یہ فرمان جاری ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ہر آنے والی گھڑی گزر جانے والی گھڑی سے بہتر ہے' اب صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ جب عطا کرنے والا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو داتا بنانے والا ربّ العزت ہو اور عطا پا کر راضی اور خوش ہونے والا محبوبِ ربِّ اکبر ہو تو وہ عنایت ہی عظیم تر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کس قدر مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مہربان ہے کہ یہ رُتبہ کسی اور انسان یا نبی کو نہیں ملا۔

عطائے عام

ان آیاتِ کریمہ کی تفسیر مسلم شریف کی اس حدیث سے زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستہائے مبارک اُٹھا کر اُمت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا 'اللھم امتی امتی' اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے حسبِ حکم حاضر ہو کر دریافت کیا۔ فخرِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمت کا اظہار فرمایا۔ جبریل امین علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں باوجودیکہ خوب جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت (ولسوف) نازل ہوئی سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ایک امتی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہوں گا۔ آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی فرمائے گا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ تمام گنہگاران امت بخش دیئے جائیں۔ آیت و حدیث شفاعت سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضی مبارک گنہگارانِ امت بخشے جائیں گے۔

سبحان اللہ! کیا رُتبہ ملا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کیلئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے، محنتیں اٹھاتے ہیں۔ وہ اس حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کیلئے عطائے عام فرماتا ہے۔

جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ارشاد ہوا:

كل الخلائق يطلبون رضائي و انا اطلب رضاءك يا محمد (صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) (الحدیث)

ساری مخلوقات میری رضا چاہتی ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

النبی اولی بالمومنین من انفسھم

ترجمہ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

صدرالافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں، دنیا و دین کے تمام اُمور میں نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی اطاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا یہ معنی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مومنین (مسلمانوں) پر ان کی جانوں سے زیادہ رافت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں۔

سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر مومن کیلئے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اولیٰ ہوں ۔ (بخاری و مسلم)

شان کریمی

اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد 'یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے' ایک طرف تو اشارہ یہ ہے کہ مسلمان حکم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی تمام تر خواہشات نفس کو چھوڑ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اور اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جان قربان بھی کرنا پڑے تو پیچھے نہ ہٹے اور اس میں دوسرا اشارہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مومنین (مسلمانوں) پر ان کی جان سے زیادہ لطف و کرم فرماتے ہیں۔ یعنی ہم اپنی جانوں پر اتنا رحم نہیں کرتے جتنا کہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری جانوں پر رحم و کرم، لطف و عطا فرماتے ہیں۔ ہم گناہ و معصیت میں پڑ جاتے ہیں اور اپنی جان پر ظلم کر بیٹھتے ہیں لیکن میرے داتا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شانِ کریمی کے قربان! فرماتے ہیں: شفاعتی لاهل الكبائر من امتی (مشکوٰۃ)

کہ میری سفارش میری اُمت کے بڑے گناہ والوں کیلئے ہے۔

خوار و بدکار خطاوار گنہگار ہوں میں　　رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

(حدائق بخشش)

نتیجہ

یہ باتیں ایسا شاہکار ہے کہ لاجواب اور بے مثال ہے۔ قرآن حکیم اور احادیثِ مبارکہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو شانِ کریمی بیان کی گئی ہے، وہ بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو انعامات آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں بیشک وہ عظیم سے عظیم تر ہیں۔ چنانچہ عارفین کے اقوال میں یہ ملتا ہے کہ اللہ ربّ العزت اپنے محبوب کو فرما رہا ہے کہ میں تیرا ہو گیا اور تو بھی ہمہ تن میرا ہو جا اور جو تیرا نہیں وہ میرا کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ یقیناً نبی آخر الزماں، رحمت کون ومکان، محبوب ربّ العالمین اور شہنشاہِ کونین ہیں کائنات کا ذرّہ ذرّہ آپ کو اسی حیثیت سے جانتا اور پہچانتا ہے۔

سرکش انسان و جنّ

ہاں بعض ایمان سے محروم جن وانس آپ کی یہ حیثیت کاملہ نہیں جانتے۔ خود سرکارِ ابد قرار، خدا کی خدائی کے مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، مجھے کائنات کی ہر چیز پہچانتی ہے سوائے سرکش انسان اور جن کے۔

یہ واقعہ مشہور ہے کہ کفار قریش نے خدا کی خدائی کے مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ کہا کہ اگر آپ صادق ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کردو۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی جانب اشارہ فرمایا، وہ دو ٹکڑے ہو گیا اور لوگوں نے کوہ حرا کو دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔ (مدارج النبوۃ)

کچھ تفصیل

کفار قریش نے کہا، محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جادو سے ہماری نظر بندی کردی ہے۔ اس پر انہیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا اگر کہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی چاند کے دو حصہ نظر نہ آئے ہونگے۔ اس پر فیصلہ یہ ہوا کہ باہر سے جو قافلہ آئے اس سے پوچھا جائے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے۔ اب مشرکین کو گنجائش انکار نہ رہی اور وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے۔

دورِ حاضر کے سرکش

یہ بات واضح ہوئی کہ سرکش انسان حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات دیکھ کر بھی سرکشی پر آمادہ رہے اور شانِ محبوبِ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلیم نہ کیا۔ دورِ حاضر میں بھی اس قسم کی سرکشی پائی جاتی ہے جو کئی رنگ میں نئے فتنوں کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔

بعض ایمان سے محروم نبوت کے مدعی نظر آتے ہیں تو کوئی یہ کہتا سنائی دیتا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے جیسے ہیں (یعنی ہمسری کا دعویدار) کوئی سرے سے منکر رسالت ہے، تو کوئی منکر اختیار و سلطنت، کوئی آپ کے علمِ غیب پر، کوئی آپ کے جود و عطا پر، کوئی آپ کی حیات پر، کوئی آپ کی شان کریمی و داتائی پر، کوئی آپ کے حاظر و ناظر ہونے پر اور **بعض** احمقوں نے اپنی کتابوں میں نام '**محمد**' پر بھی ناشائستہ کلام کیا حالانکہ قرآن مجید حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بیان فرماتا ہے۔

دیکھو بھائیو! جب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تو وہاں موجود کچھ لوگوں نے شانِ رسالت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ معجزہ طلب کرنے کے بعد بھی آپ کی رسالت پر ایمان نہ لائے۔ قرآن کریم بھی حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ اب کوئی یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم جو کہ آپ کا معجزہ ہے، اس میں شک و شبہات سے کام لے اور اس میں اپنے ذہن کو دخل دے تو یہ کس طرح دُرست ہو سکتا ہے۔

چونکہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داتائی، جود و کرم کی باتیں کر رہے ہیں اس لئے ہم ان لوگوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داتائی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جود و کرم اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس کو جو بھی عطا فرمایا ربّ کی عطا سے عطا فرمایا ہے۔

توحیدی کون؟

کچھ لوگوں کا ذہن اس طرح کام کرتا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہی سب کو دیتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کراچی کی سڑکوں پر میگافون (Megaphone) اپنے ہاتھ میں اٹھائے کچھ لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں: اللہ ہی داتا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی داتا نہیں۔ یہ لوگ پوسٹر وغیرہ بھی شائع کرتے ہیں، جس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ 'اللہ ہی داتا ہے' یعنی یہ لوگ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو کچھ بھی نہیں دے سکتے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی اختیار نہیں دیا۔ ہم تو اتنا کہتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس کو جو بھی عطا فرمایا ہے وہ اللہ عزّ وجل کی عطا سے عطا فرمایا ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داتائی ربّ کی عطا کردہ ہے۔ اصل مالک تو اللہ ہی ہے دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو داتا اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا ہے جو کہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر ہے۔

دوسرے معنی میں یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے کہ وہ زندگی اور موت عطا فرماتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

والله يحيي ويميت

اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے۔

ثابت ہوا کہ مارنا اور جلانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن از روئے قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا اور خود ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی متعدد بار مردے جلائے۔ ہمارے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام حضور سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مردوں کو زندہ کیا۔ اس کو آپ کیا کہیں گے یہی نا کہ انہوں نے باذن اللہ تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اللہ تعالیٰ کی عطا سے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیار سے مردے زندہ کئے۔

اب بتاؤ اصل توحیدی کون ہے؟ تم تو ربّ کو ہر شیٔ پر قادر مان کر بھی کہتے ہو کہ اللہ نے یہ کس طرح کیا ہوگا چوں ہوگا چراں ہوگا۔ ربّ کو ہر شئے پر قادر مان کر بھی اس میں شک یہ تمہارا ہی حصہ ہے ورنہ اصل بات تو یہ ہے کہ باعطائے پروردگار (عزّ وجل) آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا داتا ہے۔ میرا داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتا ہے:

الله يعطي و انما انا قاسم (بخاری)

میرا ربّ مجھے دیتا ہے اور میں تقسیم (بانٹتا) کرتا ہوں۔

خیرات دیتا ہے خدا ہر وقت تیرے نام کی

ہم کو ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا

اس حدیث میں دو جملے ہیں ایک تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور دوسرا یہ کہ میں تقسیم کرتا ہوں۔ اس میں کسی چیز کی قید نہیں لگائی کہ اللہ تعالیٰ کیا کیا دیتا ہے اور میں کیا کیا تقسیم کرتا ہوں اس کا کوئی تذکرہ نہیں۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ دیتا ہے' میں بانٹتا ہوں۔ یہ حدیث واضح کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا اور آپ نے تقسیم فرمایا۔ جو لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داتا ہونے کے منکر ہیں' وہ اس حدیث سے سبق حاصل کریں۔

سب سے بڑا جوّاد

کائنات کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا جواد (داتا) ہے پھر میں بنی آدم میں سب سے بڑا جواد (داتا) ہوں اور میرے بعد بنی آدم میں وہ مرد جو علم سکھائے اور اسے پھیلائے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی آدم میں علی الاطلاق سب سے زیادہ صاحب جود وسخا ہیں۔

آپ کے جود وسخا (داتائی) کی مختلف قسمیں ہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ جود حقیقی یہ ہے کہ بغیر غرض و فائدہ کے ہو۔ یہ صفت ہے حق سبحانہ تعالیٰ کی۔ جس نے بغیر کسی غرض و عوض کے تمام ظاہری و باطنی نعمتیں اور تمام حسی و عقلی کمالات خلائق کو دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد 'اجود الاجودین' اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ آپ سے کبھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو اس کے مقابل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ('لا' یعنی 'نہیں') نہیں فرمایا۔ یعنی آپ کسی کے سوال کو ردّ نہ فرماتے اگر موجود ہوتا تو عطا فرماتے اور اگر پاس نہ ہوتا تو قرض لے کر دیتے یا وعدہ عطا فرماتے۔

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش از امام اہلسنت)

﴿اب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داتائی کے منفرد واقعات جو ہمارے ایمان کو مضبوط و تازہ کر دیں گے﴾

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان داتائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مسلمانوں کو بھوک کی تکلیف پہنچی۔ مجھ سے سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توشہ دان میں کچھ ہے؟ میں عرض گزار ہوا کچھ کھجوریں ہیں۔ فرمایا میرے پاس لے آؤ۔ جب میں نے توشہ دان پیش کر دیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹھی بھر کر وہ کھجوریں نکال لیں۔ انہیں پھیلایا اور دعائے برکت کی پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلالاؤ چنانچہ دس آدمی آئے اور خوب کھا کر چلے گئے پھر دس بلائے گئے اور وہ بھی شکم سیر ہو کر چلے گئے یہاں تک کہ آپ نے (اس توشہ دان سے) سارے لشکر کو کھجوریں پیٹ بھر کر کھلا دیں۔ پھر (مجھ سے) فرمایا، یہ اپنی کھجوریں سنبھال کر رکھنا اور اس میں سے (بوقتِ ضرورت) مٹھی بھر کر اپنے کھانے کیلئے نکال لیا کرنا۔ اسے اُلٹا نہ کر دینا۔ جتنی کھجوریں میں (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے پیش کی تھیں ان سے زیادہ مٹھی بھر کر اپنے کھانے کیلئے نکال لیں۔ عہدِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، خلافت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خلافت فاروق وخلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں اسی توشہ دان سے برابر کھجوریں کھاتا اور کھلاتا رہا۔ افسوس! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت وہ توشہ دان مجھ سے لوٹ لیا گیا اور میں اس برکت سے محروم ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے اسی توشہ دان کی کھجوروں میں سے ساٹھ صاع یعنی تقریباً سات من تو فی سبیل اللہ لوگوں کو کھلا دی تھیں۔ (کتاب الشفا)

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

(حدائق بخشش)

شان عطائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص (صفوان بن امیہ) نے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کریمی میں سوال کیا، 'ان دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں ہیں یہ سب مجھے دے دیجئے'۔

دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بکریوں سے بھرا ہوا تھا۔ حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام بکریاں اس شخص کو عطا فرما دیں۔ اس نے اپنی قوم میں جا کر کہا، اے میری قوم! تم اسلام قبول کر لو۔ اللہ کی قسم! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ایسی سخاوت کرتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے۔ (مشکوٰۃ)

اتنا دیتے ہیں بھر دیتے ہیں جھولیاں
مصطفیٰ ﷺ کی سخاوت پہ لاکھوں سلام

واہ! کیا شان ہے میرے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ اگر کوئی دعوت پکاتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ردّ نہ فرماتے۔ ایک دن حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، فلاں دن آنا۔ جب مقررہ دن آیا تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے گھر دیکھا تو بہت خوش و مسرور ہوئے اور خوشی و شادمانی میں مشک آمیز پانی کا چھڑکاؤ کیا اور شاداں و فرحاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اندر تشریف لانے کیلئے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر آئے تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکری کا بچہ ذبح کیا پھر اسے پکانے کا بندوبست کرنے لگے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو بیٹے تھے جو بکری ذبح ہونے کا منظر دیکھ رہے تھے۔ بڑے نے چھوٹے سے کہا آ تجھے بتاؤں، ہمارے والد نے ہمارے میمنے کو کس طرح ذبح کیا۔ اس نے چھوٹے کو زمین پر لٹا کر اس کے گلے پر چھری چلادی اور نادانی میں اسے ذبح کر دیا جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے اسے دیکھا تو دوڑ کر اسکی طرف آئی لیکن وہ خوف کے مارے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ ماں اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی جس کے خوف سے بچہ چھت سے گر گیا اور گرتے ہی واصل بحق ہو گیا۔ اس صابرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس غمگین واقعہ پر رونا دھونا نہ کیا بلکہ صبر اختیار کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبیعت اس واقعہ کو سن کر متغیر ہو۔ اس نے دونوں بچوں پر ایک کپڑا ڈال دیا اور کسی کو اس حادثہ کی خبر نہ کی اگرچہ وہ ظاہراً خوش تھی لیکن قلبی طور پر خون کے گھونٹ پی رہی تھی۔ کھانا پکا کر حضور علیہ السلام کے سامنے رکھا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کہیں کہ اپنے دونوں بیٹے بھی لائیں تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم ملا تو فوراً بیٹوں کو بلایا اور پوچھا دونوں بچے کہاں ہیں؟ جواب ملا کہیں گئے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ اس وقت موجود نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالٰی کا حکم ہے کہ ان کے ساتھ کھانا کھایا جائے۔ جب اس صابرہ وشاکرہ بی بی کو دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے رو کر بچوں کی لاشوں پر سے کپڑا اُٹھا کر سارا واقعہ سنایا۔ دونوں روتے روتے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدموں میں گر گئے۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دونوں بچوں کی لاشوں کے قریب تشریف لائے اور بچوں کیلئے دعا فرمائی۔ وہ اسی وقت خدا کے فضل و کرم سے زندہ ہو گئے۔ (شواہد النبوۃ)

انگلیاں پائیں وہ پیاری جن سے دریائے کرم ہے جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

(حدائق بخشش)

یہ تھے چند واقعات جو ایمان کی پختگی اور تازگی کو مزید تقویت دینے کیلئے پیش کیے گئے اور ان لوگوں کی اصلاح کیلئے بھی جو آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنا داتا نہیں مانتے۔ یہ واقعات ان کے عقائد کی درستگی کیلئے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھادے
جس کو میرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں تیرا میرا

(حدائق بخشش)

آخری معروضات

اب میں ان لوگوں سے مخاطب ہوں جو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں یہ گمان رکھتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو کچھ نہیں دے سکتے یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریمی شان داتائی و مختار ہونا نہیں مانتے۔

☆ ہم اہلسنّت و جماعت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو داتا (عطا کرنے والا) اللہ تعالیٰ کی عطا سے مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار عطا فرمایا۔

☆ خود حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے، مجھے میرا ربّ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

☆ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اس کی روشنی میں اب آپ کن کن سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی انا کو فنا کر دیجئے اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ کی عطا سے اپنا **'داتا'** مان لیجئے کیونکہ یہ فیصلہ میرا نہیں بلکہ یہ فیصلہ قرآن کا ہے، یہ فیصلہ حدیث کا ہے اور یہ فیصلہ عشق رسول ﷺ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق سن کر حق پڑھ کر قبول فرمانے کی توفیق دے۔ آمین

محمد الطاف قادری رضوی

بانی انجمن انوار القادریہ

کنز الایمان

حضرات محترم!

دورِ حاضر میں اس وقت قرآن مجید کے بے شمار تراجم شائع ہو چکے ہیں لیکن کنز الایمان (ایمان کا خزینہ) ان تمام تراجم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا......دیگر تراجم میں:

- ☆ قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنی عقلی بنیاد پر عیوب ونقائص کو شامل کیا گیا ہے۔
- ☆ اپنی عقلی بنیاد پر قرآن مجید کے مفہوم اور منشاء الٰہی سے ہٹ کر خود ساختہ مطالب بیان کیے گئے ہیں۔
- ☆ تعظیمِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اصل ایمان ہے اس عقیدے میں غلط بیان اور گمراہی سے کام لیا گیا ہے۔
- ☆ اولیاء اللہ کی عظمت کو ختم کرنے کیلئے بتوں کی مذمت والی آیات ان پر چسپاں کی گئی ہیں۔
- ☆ قرآن مجید کے ترجے کیلئے شانِ نزول، احادیثِ کریمہ اور معتبر اسلامی تفاسیر کی بجائے اپنی ذاتی رائے سے قرآنِ پاک کا ترجمہ کیا ہے۔

عظمت قرآن مٹانے میں اے جاہلوں کوئی کسر بھی چھوڑی
مال کی خاطر دین بھی چھوڑا غیرت ایمان و مسلمانی بھی چھوڑدی

یقیناً یقیناً کوئی مسلمان یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود ایسا ترجمۂ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے بلکہ تمنائے مسلم تو یہ ہوگی کہ ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے جو......

- ☆ شانِ الوہیت کا پاسبان ہو۔
- ☆ ناموسِ رسالت کا نگہبان ہو۔
- ☆ عظمت اہل بیت وصحابہ کرام کا ضامن ہو۔
- ☆ اولیاء وصالحین کی عظمت کا امین ہو۔
- ☆ معتبر تفاسیر اور احادیثِ کریمہ کا ترجمان ہو۔
- ☆ فصاحت وبلاغت میں عالیشان ہو۔
- ☆ گستاخیوں اور گمراہ کن عقائد سے پاک ہو۔
- ☆ بے ادبی وبے حرمتی سے صاف ہو۔

الحمدللہ ان محاسن کا مرقع کنز الایمان ہی ہے جس میں ہر مقام پر ربّ قدیر کی شان اور عزت و ناموس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین کے ادب واحترام کو خاص کر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

لہٰذا ایسا ترجمۂ قرآن جو علمی، لغوی واصطلاحی، ادبی اور خاص کر اعتقادی حسن کا پیکر ہو کسی عاشق ہی کے قلم کا شاہکار ہو سکتا ہے۔

ہاں! ہاں!!! یہ ترجمۂ قرآن **کنز الایمان** عاشقوں کے امام، امامِ اہلسنّت، مجددِ دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہی ہے۔ تمنائے مسلم پوری ہوئی۔

قرآن کی روح تک پہنچنے کیلئے ترجمۂ قرآن خریدتے وقت یا دوسروں کو تحفہ دیتے وقت کنز الایمان کا عظیم نام ضرور یاد رکھیں۔

شادی بیاہ میں دولہا دلہن کو تحفے میں کنز الایمان ہی دیں۔

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحبِ قرآن ہے آج بھی